Islamic Studies Test-1

Tayyaba Batool 001-CSS24-NOA-ISB1
Lms ID: 33186
Online Batch-1

Q-2

حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ

تعارف:

حضرت محمدؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ آپؐ کی ذات اور صفات میں نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اصول موجود ہیں۔ آپؐ نہ صرف بہترین اسوہ کے پیکر ہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے" (الانبیاء)

آپؐ کی ذات انفرادی، اجتماعی، سیاسی، معاشی، معاشرتی، اخلاقی نیز ہر شعبۂ زندگی کے لیے اصول فراہم کرتی ہے۔ محمدؐ نے نہ صرف انسانوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی وحدت کے نور کی طرف متوجہ کیا بلکہ تمام انسانوں کی اخلاقی اصلاح کا کام بھی کیا۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے لوگوں جیسے جاہل لوگ جو بات بات پر قتل کرنے پر اتر آتے، انسانی حقوق کی پامالی کرتے۔ بیٹیوں کو قتل کر دیتے اور کاروبار میں خیانت کرتے حضورؐ کے جلوہ گر ہونے کے بعد انسانیت اور علم کے اعلیٰ درجوں کی طرف سفر کرنے لگے

حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ:

نبوت سے پہلے ہی حضورؐ مکہ میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔ آپؐ اعلیٰ کردار کے مالک تھے اور دوسروں کی مدد کے قائل تھے۔ حضورؐ ذاتی اور معاشرتی زندگی میں بہترین نمونۂ عمل تھے۔

پیغمبرِ امن کے طور پر نمونہ:

حضرت محمدؐ امن کے داعی تھے اور اس کے فروغ کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ مکہ میں دو گروہوں کے درمیان جب اس بات پر جھگڑا چل رہا تھا کہ حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر کون نصب کرے گا تو حضورؐ نے ان کا جھگڑا نہایت سمجھداری سے ختم کروایا اور حجرِ اسود کو ایک چادر میں ڈال کر ان سے ایک ایک کونہ پکڑنے کو کہا جب انہوں نے پکڑا تو حضورؐ نے حجرِ اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نصب کر دیا۔ یوں حلف الفضول کے ذریعے آپ نے امن قائم کیا۔

اسی طرح مدینہ میں اوس و خزرج کے جھگڑوں کو ختم کر کے انکے درمیان معاہدہ کروایا اور مدینہ میں امن کو فروغ دیا۔ اس معاہدے کو میثاق مدینہ کہا جاتا ہے۔

آپؐ ذاتی زندگی میں بھی درگزر کے قائل تھے لہذا تمام انسانوں کے لیے آپؐ کی ذات میں یہ سبق ہے کہ وہ امن کے حصول کی کوشش کریں اور اس کو فروغ دیں چاہے ذاتی زندگی کی بات ہو یا معاشرتی۔

معلم انسانیت کے طور پر انسانیت کے لیے نمونہ:

حضورؐ نے فرمایا:

انما بعثت معلماً۔

"میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں"

حضورؐ تمام انسانیت کے لیے بہترین معلم کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے تمام انسانوں کو ذاتی، سماجی، معاشی اور سیاسی زندگی کے اصول سکھائے۔ آپ کی تعلیمات صرف قرآن کی تعلیم تک محدود نہیں تھیں بلکہ آپ اپنے صحابہ کو روزمرہ زندگی کے اوصاف بھی سکھاتے۔
آپؐ نے انسانیت کو سچائی، ایمانداری، بھائی چارہ، انسانی حقوق کی پاسداری اور تقوی جیسے اصول سکھائے۔
حضورؐ نے مکہ میں دار ارقم اور مدینہ میں مسجد نبوی کے ذریعے علم کا نور انسانوں تک پہنچایا۔ آپؐ کو علم کا ذوق تھا اور تدریس سے خاص لگاؤ تھا۔ آپؐ کا انداز نہایت خوشگوار اور نرم تھا۔ آپ نے کبھی اپنے کسی بھی طالبعلم کو نہ ڈانٹا نہ مارا اور نہ ہی کبھی سخت الفاظ کہے۔
ایک دفعہ صحابہ تشریف فرما تھے اور آپؐ نے نہایت مختصر الفاظ میں اہم بات انکو سمجھا دی۔ آپؐ نے فرمایا:
"جب تمہارے سامنے کسی کو تنبیہہ کی جائے تو تم اس سے سیکھ لو۔"
یعنی اس بات کا انتظار نہ کرو کہ تمہیں اسی بات لیے پہلے منع کرے تو تم اپنا انداز بدلو۔
حضورؐ کی ذات میں تمام انسانیت کے لیے یہ درس ہے کہ وہ علم کے فروغ کے لیے جدوجہد کریں اور خود بھی علم نافع حاصل کریں۔
حضورؐ نے فرمایا:
"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"
اور
"علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔"

منصف کے طور پر نمونہ عمل ہے

حضورؐ دنیا کے سب سے عظیم منصف ہیں۔ آپؐ عدل و انصاف کے پیکر تھے اور انسانیت کو برابری کا درس دیتے تھے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے انسانوں کے درمیان کی تمام نسلی و معاشرتی بنیاد پر تفریق کو ختم کر دیا اور فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو سرخ پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔"

حضورؐ فیصلوں میں انصاف سے کام لیتے اور کسی کے رنگ، نسل، ذات یا عہدے کی بنیاد پر کوئی فرق نہیں کرتے۔ ایک مرتبہ حضورؐ نے چوری کرنے پر ایک اعلیٰ قبیلے کی عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جس پر سفارش کی گئی کہ ایسا نہ کیا جائے۔ تو حضورؐ نے فرمایا:

"خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیے جاتے۔"

اسی طرح ایک مرتبہ ایک مسلمان نے یہودی کا قتل کر دیا تو حضورؐ نے قاتل کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس یہودی سے زیادہ اس کے ذمہ کا حقدار میں ہوں۔ حضورؐ کی ذات اور ان کے عمل میں ساری انسانیت اور خاص طور منصفوں کے لیے نمونہ ہے کہ وہ انصاف کو یقینی بنائیں اور کسی کی ذات، رنگ، یا نسل کی بنیاد پر اس کو کوئی برتری نہ دیں۔

ریاستی حکمران کے طور پر نمونہ:

حضورﷺ نے مدینہ منورہ میں اسلام کی پہلی ریاست قائم کی اور مختلف سیاسی امور سنبھالے حضورﷺ کی ذات میں سیاسی حکمران کے لیے بہترین نمونہ عمل ہے۔ آپﷺ نے ریاست اور اس کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لیے جو بھی منصوبے بنائے وہ اپنی مثال آپ ہیں اور آپﷺ کے سیاسی نظام سے بہتر نظام پوری دنیا میں آج تک نہیں آیا۔ آپﷺ فلاحی ریاست کے نظام پر یقین رکھتے تھے اور آپﷺ نے اس کے حصول کے شوریٰ کا نظام، سفارت کا نظام اور بہترین معاشی نظام (جس میں زکوٰۃ کا قانون تھا) متعارف کروایا۔ آپﷺ نے ریاست کی حفاظت کے لیے بہترین فوجداری کا نظام بھی متعارف کروایا۔ آپﷺ نے فرمایا کہ:

مفہوم:

"ہم ایک ایسی اسلامی ریاست تشکیل دیں گے جس میں کوئی بھی عورت کسی کے ساتھ کے بغیر مدینہ سے بصرہ تک یا اس سے بھی لمبا سفر بے خطر ہو کر کر سکے گی اور کوئی بھی راہزن اسے پریشان نہیں کرے گا۔"

جنگی سپہ سالار کے طور پر نمونہ:

حضورﷺ نے کل 27 غزوات میں شرکت کی اور جنگی حکمت عملی ترتیب دی لیکن آپﷺ کی سپہ سالاری کی بہترین بات یہ ہے کہ جانی نقصان بہت کم ہوتا تھا۔ حضورﷺ نے اپنی فوج کے لیے غیر اہل قتال اور اہل قتال کے حقوق واضح کر دیے تھے۔ آپﷺ نے اپنی فوج کے لیے کچھ قوانین بنائے جو درج ذیل ہیں۔

1۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں اور وہ تمام لوگ جو جنگ کا حصہ نہیں ہوں گے ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔
2۔ مذہبی عبادت گاہوں کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔
3۔ فصلوں کو تباہ نہیں کیا جائے گا۔
4۔ جو پناہ مانگے اسے چھوڑ دیا جائے گا۔
5۔ لاشوں کو مثلہ نہیں کیا جائے گا۔
6۔ لوٹ مار نہیں کی جائے گی۔

ایک مرتبہ حضورؐ کے ایک فوجی دستے نے ایک گڈریے سے بکری لوٹ کر پکائی جب اس بات کی خبر آپؐ کو ہوئی تو آپ گئے اور جا کر دیکھے الٹ دیے اور فرمایا۔

"لوٹ مار کا مال مردار کے برابر ہے"۔

آپؐ کی ذات سے تمام لوگ یہ سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ جنگ جیسے موقع پر بھی اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

انسانی حقوق کی پاسداری میں نمونہ:

حضورؐ انسانی حقوق کی پاسداری میں بے مثل ہے۔ آپؐ اپنے دشمنوں تک کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔

والدین کے حقوق:

حضورؐ نے والدین کے حقوق پہ سخت زور دیا اور ان کی خدمت کرنے کا حکم دیا۔ آپؐ نے بہت سے مواقع پر اپنے صحابہ سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حقوق العباد حقوق اللہ سے اہم ہیں اور کس طرح انکی معافی انسان کو تب تک نہیں ملتی جب تک انسان

خود معاف نہ کر دیں۔ حضورؐ نے فرمایا:
"اپنے والدین کو اف تک نہ کہو"۔

میاں بیوی کے حقوق:

حضورؐ نے میاں بیوی کے حقوق واضح کیے اور ان کو عملی جامہ اپنی ذاتی زندگی میں پہنا کر انسانوں کے لیے مثال قائم کی۔ آپؐ اپنی بیویوں میں انصاف سے کام لیتے اور ان سے پیار سے پیش آتے۔

ہمسائے کے حقوق:

آپؐ نے ہمسائے کے حقوق پر بھی بہت زور دیا اور مختلف مواقع پر ان کے حقوق واضح بھی کیے۔ حضورؐ نے ہمسائے کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے سختی سے منع کیا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر کی دیوار اتنی اونچی مت کرو کہ تمہارے ہمسائے کو پریشانی ہو۔

غلام کے حقوق:

آپؐ نے غلاموں کے حقوق واضح کیے اور اس بات پر بہت زور دیا کہ تمام انسان غلاموں کو ان کے حقوق فراہم کریں۔ آپؐ نے فرمایا:
"جو خود کھاؤ، انکو بھی وہی کھلاؤ اور جو خود پہنو ان کو وہی پہناؤ"۔

قیدیوں کے حقوق:

حضورؐ نے قیدیوں کے حقوق پر بھی بہت زور دیا۔ زمانہ جاہلیت میں قیدیوں کے ساتھ بہت برا

سلوک کیا جاتا تھا انکو طرح طرح کی تکالیف پہنچائی جاتی تھیں لیکن آپؐ نے قیدیوں کو ساتھیوں کی طرح رکھا اور انسانیت کے لیے مثال قائم کی۔
غزوہ بدر کے ستر قیدیوں کو صحابہ میں تقسیم کر دیا اور انکو حکم دیا کہ وہ قیدیوں کا خاص خیال رکھیں۔

خلاصہ بحث:

حضورؐ ایک کامل نمونہ عمل ہیں۔ دنیا کے ہر انسان کے لیے آپؐ کی ذات میں انفرادی، اجتماعی، معاشی، معاشرتی، سیاسی، سماجی غرض زندگی کے ہر پہلو پر کامل رہنمائی موجود ہے۔ آپؐ کی ذات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ پوری انسانیت آپؐ کے نور سے استفادہ حاصل کر سکتی ہے اور دین و دنیا کے لیے رہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔ آپؐ کی ذات تمام انسانوں کے لیے دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے۔

بقول شاعر:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Q-1

زکوٰۃ، مصارفِ زکوٰۃ اور غربت کا خاتمہ

تعارف:

اسلامی معاشی نظام کے تاج میں کوہِ نور زکوٰۃ کا نظام ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے جو کہ معاشرے میں دولت کی تقسیم سے بہتری لے آتا ہے۔ زکوٰۃ 2 ہجری میں فرض ہوئی اور یہ واحد رکنِ دین ہے جس کے لیے زبردستی اور جہاد کی اجازت ہے۔

مصارفِ زکوٰۃ:

زکوٰۃ کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسکی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں 600 سے زیادہ مرتبہ نماز اور زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"واقیمو الصلوٰۃ و اتوالزکوٰۃ۔ وارکعوا مع رکعین۔"

ترجمہ:
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر خاص مال کی مقدار پر سال میں ایک مرتبہ فرض ہے اور نصاب کے تعین کے لیے اسلام نے مختلف اشیاء پر مختلف مقدار کا تعین کیا ہے۔ زکوٰۃ مال کا $2\frac{1}{2}$ فیصد ہوتی ہے۔

سورۃ المائدہ میں 7 مصارف زکواۃ کا ذکر آیا ہے۔
مصارفِ زکوٰۃ وہ ہیں جن پر زکوٰۃ جائز ہوتی ہے اُن میں درج ذیل شامل ہیں۔

- غربا و مساکین
- عاملین
- مسافر
- قرض کی ادائیگی کے لیے
- دین کی طرف متوجہ کرنے لیے
- زکوٰۃ جمع کرنے والے

زکوٰۃ درج ذیل کو نہیں دی جاسکتی۔
- مسجد کی تعمیر کے لیے زکوٰۃ کی رقم استعمال نہیں کی جاسکتی۔
- میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔

زکوٰۃ کا نصاب:

سونا	$7\frac{1}{2}$ تولہ	2.5% زکوٰۃ
چاندی	$52\frac{1}{2}$ تولہ	2.5% زکوٰۃ
مویشی	50 بھیڑ بکریاں	1 بکری
	40 گائے	1 بکری
	8 اونٹ	1 بکری
زمین		
بارانی زمین	عشر	10 فیصد
آبپاشی زمین		5 فیصد

اسلامی معاشرے میں نظام زکوٰۃ سے غربت کا خاتمہ:

1۔ دولت کی گردش:

قرآن پاک میں ہے

"ایسا نہ ہو کہ دولت صرف چند ہاتھوں میں گردش کرتی رہے۔"

اسلام برابری اور انسانی فلاح و بہبود کا دین ہے۔ اسلام کا معاشی نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ دولت صرف چند ہاتھوں میں گردش نہ کرتی رہے بلکہ پورے معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم ہو۔

زکوٰۃ کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ امراء سے دولت لے کر غرباء کی فلاح و بہبود کا کام کیا جائے۔ اسلام کا معاشرہ معاشی برابری کا قائل ہے لیکن سے مکمل طور پر معاشرے کے کاروباری طبقے کو کاروبار کرنے سے نہیں روکتا بلکہ معاشرے کے ضرورت مند افراد کا حق زکوٰۃ کی صورت میں ادا کرنے کو کہتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رض نے ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کیا جو کہ زکوٰۃ دینے سے منکر تھے۔

2۔ ضرورت مند طبقے کی فلاح و بہبود کے کام:

زکوٰۃ کا مال ضرورت مند لوگوں تک پہنچتا ہے اور ان کی فلاح کے کاموں پر استعمال ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کا نظام معاشرے میں طبقاتی تقسیم سے ہونے والی غیر منصفانہ دولت کی تقسیم کو ختم کرنے کے لیے جدوجہد ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے سے معاشرہ میں غربت کے خاتمے کو فروغ دولت کی گردش اور غرباء کی ضروریات اور فلاح و بہبود کے

کام ہوتے ہیں۔

CamScanner